روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 14 مارچ 2014ء 12 جمادی الاول 1435 ہجری 14/ امان 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 60

عبادت گزار

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

لوگوں میں سے سب سے زیادہ عبادت گزار ہی کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے ہیں۔

(کنزالعمال، جلداول صفحہ 257، کتاب الاذکار من قسم الاقوال، باب السابع فی تلاوۃ القرآن و فضائلہ حدیث نمبر 2257)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت حافظ روشن علی صاحب کا قرآن مجید کے حوالے سے رفقاء میں ایک منفرد مقام تھا۔آپ میں یہ ملکہ پایا جاتا تھا کہ کسی بھی مضمون کے متعلق آپ قرآن مجید سے فوراً متعلقہ آیات نکال دیا کرتے تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی آپ کے اسی کمال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

حافظ صاحب میں یہ بڑا کمال تھا کہ انہیں جب بھی کوئی مضمون بتا دیا جاتا وہ اس مضمون کی آیتیں فوراً قرآن کریم سے نکال دیا کرتے تھے اور اگر پہلی دفعہ صحیح آیت نہ بتا سکتے تو دوسری دفعہ ضرور صحیح بتا دیتے تھے مگر ان کی وفات کے بعد مجھے ایسا اب تک کوئی آدمی نہیں ملا۔ان کی زندگی میں مجھے مضمون تیار کرنے کے متعلق کبھی گھبراہٹ نہیں ہوا کرتی تھی۔کیونکہ میں جانتا تھا کہ تقریر کرنے سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے میں ان کو سامنے بٹھالوں گا اور وہ آیتیں نکال نکال مجھے بتاتے چلے جائیں گے۔

(الفضل 26 جولائی 1944ء)

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب ہمیشہ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور ساتھ ساتھ غور وفکر کرتے رہتے۔حضرت عبداللہ خاں صاحب بیان فرماتے ہیں:۔

نواب صاحب صبح کی نماز سے قبل قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور فرمایا کرتے تھے کہ قرآن مجید ایک سمندر ہے جو کوئی اس بحر میں غوطہ زنی کرے گا خالی ہاتھ نہ لوٹے گا بلکہ کچھ نہ کچھ حاصل کرے گا۔آپ تلاوت کثرت سے کرتے تھے اور بعض نکات معلوم کرنے پر علماء سلسلہ سے تبادلہ خیالات کرتے۔''

(رفقائے احمد جلد دوم ص 517)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کو قرآن مجید سے بہت محبت تھی۔آنحضرت ﷺ کا نام لیتے ہوئے آپ بہت دفعہ چشم پُرآب ہو جاتے تھے۔رمضان کے مہینہ میں اکثر آپ کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک سیپارہ کے متعلق جو رات کو تراویح میں پڑھا جانا ہوتا تھا آپ تفسیری نوٹ ان میں لکھتے اور تراویح کے بعد بیت الذکر میں دوستوں کے سامنے اپنے نوٹ سنا دیتے کہ آج جو سیپارہ پڑھا گیا ہے اس میں یہ مطالب اور احکام اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں یہ ایک بڑی پُرلطف محفل ہوتی تھی۔

(رفقائے احمد جلد چہارم ص 21)

حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کے عشق قرآن کا ایک واقعہ یوں ہے کہ:

حضرت خلیفہ اول نے رمضان شریف میں سارے قرآن مجید کا درس دینا تھا۔ادھر بھائیوں کی طرف سے یہ اطلاع ملی کہ والد مرحوم کی جائیداد کے انتقال کے لئے فلاں روز پہنچنا ضروری ہے۔آپ نے سوچا کہ اس طرح تین دن صرف ہو کر تین سیپارے کے درس سے محروم ہو جائیں گے۔ان کو اطلاع دی کہ میں قادیان درس قرآن میں شمولیت کے لئے جا رہا ہوں خواہ میرے نام انتقال ہو یا نہ ہو۔تحصیلدار بندوبست کی آنکھیں اس خط کو دیکھ کر پُرآب ہو گئیں اور اس نے کہا کہ ایمان تو ایسے لوگوں کا ہے میں مسل دبا رکھتا ہوں مولوی صاحب کے آنے پر مہتمم بندوبست کے پیش کروں گا۔

(رفقائے احمد جلد 10 ص 229)

(پریس ریلیز)

فیصل آباد کے ایک گاؤں میں احمدیوں کی قبروں کے کتبوں سے کلمہ طیبہ شہید کر دیا گیا

(مرسلہ: مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ)

جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے پولیس کی جانب سے فیصل آباد کے گاؤں 96 گ ب تحصیل جڑانوالہ میں احمدیوں کی قبروں کے کتبوں سے کلمہ طیبہ شہید کرنے کو انتہائی قابل افسوس قرار دیتے ہوئے شدید مذمت کی ہے۔تفصیلات کے مطابق 96 گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں ایک معاند احمدیت نے پولیس کو درخواست دی تھی کہ گاؤں کے قبرستان میں احمدیوں کی قبروں کے کتبوں پر ایسے کلمات لکھے ہیں جن سے اس کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔اس پر مقامی پولیس نے جماعت احمدیہ کے نمائندوں کو تھانے بلا کر ان کتبوں پر تحریر کلمہ طیبہ خود مٹانے کے لئے دباؤ ڈالا تھا جس پر احمدیوں نے مؤقف اختیار کیا کہ ہم کسی صورت کلمہ طیبہ کو خود نہیں مٹائیں گے اور نہ کسی اور کو یہ مکروہ کام کرنے کی اجازت دیں گے۔احمدی تو کلمہ طیبہ لکھنے والے ہیں ہم ہرگز کلمہ نہیں مٹائیں گے۔احمدیوں کے اس مؤقف کے بعد 9 مارچ 2014ء کو پولیس کے چند اہلکار قبرستان میں داخل ہوئے اور انہوں نے 7 قبروں سے کلمہ طیبہ شہید کر دیا۔

جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان سلیم الدین صاحب نے اس افسوسناک واقعہ پر اپنے دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ واقعہ انسانی حقوق کی انتہائی خلاف ورزی اور شرف انسانیت کے خلاف ہے۔انہوں نے کہا کہ دکھ کی بات تو یہ ہے کہ سرکاری انتظامیہ جس کا کام معاشرے میں امن قائم کرنا اور تمام افراد سے

باقی صفحہ 8 پر

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ یکم مارچ 2014ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں

خطبہ جمعہ 24 جنوری 2014ء

س: عملی اصلاح کے لئے کن تین باتوں کا انسان میں پیدا ہو جانا ضروری ہے؟

ج: فرمایا! عملی اصلاح کے لئے تین باتیں انسان میں پیدا ہو جائیں تو عملی اصلاح جلد اور بہتر طور پر ہو سکتی ہے یعنی قوتِ ارادی کا پیدا ہونا جو دین کے حوالے سے اگر دیکھی جائے تو ایمان میں مضبوطی پیدا کرنا ہے۔ دوسرے علمی کمی کو دور کرنا اور تیسرے قوتِ عملی کی کمزوری کو دور کرنا۔

س: ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے کے ضمن میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! اصلاح کے ذرائع کا جو سب سے پہلا حصہ ہے۔ وہ قوتِ ارادی کی مضبوطی ہے یا دوسرے لفظوں میں ایمان ہے جس کے پیدا کرنے کے لئے انبیاء دنیا میں آتے ہیں اور تازہ اور زندہ معجزات دکھاتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کے پاس تو اللہ تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانات کا اتنا وافر حصہ ہے جو انسانی قلوب کو ہر قسم کی آلائشوں سے صاف کرتے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت سے لبریز کر دیتے ہیں۔ اس کے باوجود ہماری جماعت کے اعمال میں کمزوری اس لئے ہے کہ سلسلے کے علماء، مربیان اور واعظین نے اس کو پھیلانے کی طرف خاص توجہ نہیں دی۔ اس پر غور کرنے اور مکمل planning کر کے توجہ کی ضرورت ہے۔

س: علمی مسائل میں فوقیت کا حوالہ دیتے ہوئے حضور انور نے کس اہم نقطہ کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! ہماری جماعت میں ایسے لوگ تو مل جائیں گے جو دلائل جانتے ہوں یا اعتراضات کے منہ توڑ جواب دے سکتے ہوں اور جواب بھی اکثر اُن کے اچھے اور علمی ہوتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے تو ہم ہتھیاروں سے لیس ہیں مگر ایسے لوگ بہت کم ملیں گے جنہیں یہ علم ہو کہ حضرت مسیح موعود نے ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ کو کس رنگ میں پیش کیا؟ معرفت اور محبتِ الٰہی کے حصول کے کیا طریق بتائے؟ اُس کا قرب حاصل کرنے کی آپ نے کن الفاظ میں تاکید کی۔ خدا تعالیٰ کے تازہ کلام اور اُس کے معجزات و نشانات آپ پر کس شان سے ظاہر ہوئے۔

س: حضور انور نے عہدیداران جماعت کو کن امور پر عمل کروانے کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! جماعت کے عہدیداران جن کے ذمہ جماعت کے سامنے اپنے نمونے پیش کرنے اور اصلاح کے کام بھی ہیں انہیں اس بات کو جاننے اور جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم دیکھیں کہ ہم میں سے کتنے ہیں جنہیں یہ شوق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، ہم میں سے کتنے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ پیار کا سلوک کرتے ہوئے دعاؤں کے قبولیت کے نشان دکھاتا ہے، اُن سے بولتا ہے۔

س: قوت ایمان میں جلا کس طرح پیدا ہوتی ہے؟

ج: فرمایا! وہ انقلاب جو (دین حق) کے احیائے نو کا حضرت مسیح موعود پیدا کرنے کے لئے آئے تھے۔ اگر واقع میں حضرت مسیح موعود کا مقام ہر ایک کو معلوم ہو اور آپ کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے کی ہر ایک میں تڑپ ہو اگر ہمیں پتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر کتنے عظیم نشانات دکھائے اور آپ کے ماننے والوں میں سے بھی بے شمار کو نشانات سے نوازا تو ہم میں سے ہر ایک اُس مقام کے حصول کی خواہش کرتا۔ جہاں اُس سے بھی براہِ راست یہ نشان ظاہر ہوتے اور اُسے نظر آتے۔

س: حضور انور نے حصول امداد کی درخواست دینے والوں کو کن امور کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! درخواست دینے والوں کو خاص طور پر پاکستان ہندوستان یا اور بعض غریب ممالک بھی ہیں اُن کو جائز ضرورت کے لئے درخواست دینی چاہئے اور اپنی عزتِ نفس کا بھی بھرم رکھنا چاہئے۔

س: اسوۂ حسنہ کی پیروی کے معنوں کو حضور انور نے کن الفاظ میں بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ حضرت محمد رسول اللہؐ کے ہر اسوہ کو اپنے اوپر لاگو کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس مقام پر پہنچ جائیں جہاں اللہ تعالیٰ ہم سے ایک خاص پیار کا سلوک کر رہا ہو۔ اس اسوہ کے نقل میں نقصان کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اور فائدہ بھی ایسا ہے جس کو کسی پیمانے سے ناپا نہیں جا سکتا۔

س: قربِ الٰہی کے حصول کا طریق بیان کریں؟

ج: فرمایا! اگر نیکیوں کو حاصل کرنے کی تڑپ، اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی تڑپ ہماری جماعت میں عام ہو جائے تو ایک بہت بڑا طبقہ ایسا پیدا ہو سکتا ہے جو ایسے لوگوں پر مشتمل ہوگا اور ہو سکتا ہے جو گناہوں پر غالب آ جائے۔

س: قرب الٰہی کے حصول کے ضمن میں حضور انور نے مربیان و عہدیداران کو کیا تاکید فرمائی؟

ج: فرمایا! ہمارے مربیان اور امراء اور عہدیداران کو اپنے اپنے دائرے میں اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ بتا کر اصلاح کرنی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ آپ کی کامل پیروی کرنے والے خدا تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوں گے اور ایسے لوگوں کی اکثر دعاؤں کو خدا تعالیٰ سنتا ہے۔

س: دعاؤں کی قبولیت کے ضمن میں حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ "دنیا میں جس قدر قومیں ہیں کسی قوم نے ایسا خدا نہیں مانا جو جواب دیتا ہو اور دعاؤں کو سنتا ہو۔ ...... بولنے والا خدا صرف ایک ہی ہے جو دین حق کا خدا ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے۔

س: کرغزستان کے ایک نو مبائع کی نظام جماعت میں شمولیت کے بعد کی کیفیت بیان کریں؟

ج: فرمایا! کرغزستان کے ایک نومبائع بزرگ احمدی مکرم عمر صاحب کہتے ہیں کہ جس دن خاکسار نے بیعت کے لئے خط لکھا وہ دن درحقیقت میری زندگی کا ایک یادگار دن تھا اور میں اُس دن کو اپنی ایک نئی پیدائش سے تعبیر کرتا ہوں۔ اس کی ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ بیعت کے بعد میری زندگی میں حقیقی روحانی انقلاب برپا ہو گیا تھا۔ بیعت سے پہلے نماز میرے لئے ایک بالکل اجنبی چیز تھی مگر آج یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پنجوقتہ نماز میری زندگی کا ایک لازمی جزو بن چکی ہے۔ اور تہجد میں ناغہ کرنا میرے لئے ایک امر محال ہے۔

س: ادریسو صاحب نے جماعت میں شمولیت کے بعد تبدیلی کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

ج: فرمایا! ادریسو صاحب نے 2013ء میں بیعت کی اور اپنی قبولیتِ احمدیت کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے مختلف مذاہب دیکھے مگر چین نصیب نہ ہوا۔ تربیتی مسائل بڑھتے رہے پھر ایک احمدی نے دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ کئی دن میں نے دعا کی اور ان دعاؤں کے نتیجہ میں میرے ایک ایک کر کے سارے مسائل حل ہونے لگے۔ کہتے ہیں کہ یہی راہ اصل دین حق کی راہ ہے جس میں خدا ملتا ہے اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اب میری کایا پلٹ گئی ہے۔

س: حضور انور نے گھروں میں بے چینیوں کو دور کرنے کا کیا طریق بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! ایمان میں پختگی پیدا کر کے عملی اصلاح کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں تو پھر یہ مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی طریقہ ہر ایک کو آزمانا چاہئے۔ اپنی اَناؤں کو چھوڑ کر اپنے دلوں میں جو پہلے ایک سوچ بنا لی ہوتی ہے کہ اس نے کہا اور میں نے یہ کہنا ہے، اُس نے یہ کہنا ہے اور میں نے یہ کہنا ہے۔ اس بات کو ختم کر کے خالصۃً اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہئے تبھی اللہ تعالیٰ پھر صحیح راستے دکھاتا ہے۔

س: نو احمدی جبریلا صاحب کی مضبوطی ایمان کا واقعہ بیان کریں؟

ج: ٹیچی مان گھانا کے ہمارے سرکٹ مشنری کہتے ہیں کہ ایک نو احمدی جبریلا صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یہ کاشت کا موسم ہے۔ میرے غیر مسلم بت پرست والد نے مجھے بتوں کے حضور حاضر ہونے اور نذرانہ پیش کرنے کا کہا ہے تا کہ ان کی برکت سے میری یام (yam) کی فصل اچھی ہو جائے اور خوب پھل آئے۔ تو معلم لکھتے ہیں کہ جب میں نے اُسے کہا کہ ان بتوں سے باز ہی رہو اور والد کو بھی باز رکھو۔ نیز اُسے دعائے استخارہ سکھائی تو خدا کے فضل سے اس نوجوان کی یام کی فصل بہت اچھی ہوئی اور اُس کے والد کی نسبت اُس کی فصل کو زیادہ اور اچھا پھل لگا۔ اس کے والد نے یہ نشان دیکھ کر اُسے کہا کہ میرے بیٹے کا خدا جو ہے وہ سچا خدا ہے۔ پھر اپنے پاس جو بت تھے وہ سارے جلا دیئے۔ تو یہ وہ ایمان کی مضبوطی ہے جو حضرت مسیح موعود کو ماننے سے نو احمدیوں میں پیدا ہو رہی ہے۔

س: مربی ایلڈر کینیا کا ایمان کی مضبوطی اور خدا تعالیٰ پر یقین کا واقعہ بیان کریں؟

ج: ہمارے مربی ہیں کینیا ایلڈر کے وہاں مخالفِ احمدیت نے اُن کے دفتر کی سیلنگ میں وہ ڈرگ رکھ دیں جو ممنوعہ ہیں۔ اور پولیس کو رپورٹ کر دی کہ یہاں احمدی مربی رہتا ہے اور یہ دین حق کی اشاعت کا تو ایک بس ایک بہانہ ہے اصل میں تو یہ ڈرگ کا کاروبار کرتا ہے۔ اس پر پولیس نے اپنی کارروائی کرتے ہوئے دفتر پر چھاپا مارا اور اُس کی بتائی ہوئی جگہ پر سے دوائی حاصل ہو گئی۔ پولیس سٹیشن لے گئے اور ان کو حوالات میں بند کر دیا۔ اگلے دن کیس عدالت میں پیش ہوا تو جج نے تاریخ دے دی کہتے ہیں جب میں جاتا تھا تو جج اگلی تاریخ دے دیتا تھا۔ کہتے ہیں ایک دن عدالت میں حاضر ہونے کی تاریخ سے دو دن قبل صبح کی نماز کے بعد فکر بہت پیدا ہوئی دعا کی قرآن شریف کی تلاوت کرنے لگا تو دل میں خیال آیا کہ قرآن سے نیک فال نکالی جائے تو سوچا کہ قرآن کو کھولتے ہیں جس لفظ پر نظر پڑے گی اُس میں کوئی پیغام ہوگا۔ جب دیکھا تو اس آیت پر نظر پڑی کہ یا نار ...... اس سے دل کو تسلی ہوئی۔ پھر حضور کا خط ملا جس میں لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور حفاظت میں رکھے اور منافقین کو اپنے منصوبوں میں ناکام کرے اور جماعت کو ہر ابتلاء سے بچائے اور مزید ترقیات دے۔ کہتے ہیں یہ خط پڑھنے کے بعد اور یہ دیکھنے کے بعد میرے دل میں یہ میخ کی طرح گڑ گیا کہ اب ضرور اللہ تعالیٰ فضل کرے گا اور چند احباب کو بھی میں نے یہ خوشخبری سنا دی کہ اللہ تعالیٰ فضل کرنے والا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں جب میں عدالت میں حاضر ہوا تو حسب سابق جج نے مجھے بٹھا دیا اور وکیلوں سے بات کرنے کے بعد مجھے کہا کہ تم آزاد ہو۔ جاؤ اور اپنا کام کرو۔ کوئی کیس نہیں تمہارے خلاف۔ پس اگر ایمان مضبوط ہو تو اللہ تعالیٰ کی قدرت پر یقین ہوتا ہے۔ اور انسان صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی طرف دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ نشان دکھاتا ہے پھر۔

س: عملی اصلاح کے لئے دوسری چیز عملی قوت کو بیان کریں؟

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم عبدالستار خاں صاحب امیر جماعت گوئٹے مالا

24واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ گوئٹے مالا 2013ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کو اپنا 24واں جلسہ سالانہ مورخہ 13 تا 15 دسمبر 2013ء کو بیت الاول گوئٹے مالا میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے نمائندہ محترم مولانا نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مربی انچارج یو ایس اے مع مکرم ڈاکٹر وسیم سید صاحب نیشنل سیکرٹری وقف جدید یو ایس اے مورخہ 11 دسمبر کو گوئٹے مالا تشریف لائے۔ نیز محترم فضل الرحمن صاحب مع اہلیہ صاحبہ Orlando امریکہ سے 12 دسمبر کو یہاں پہنچے۔

گوئٹے مالا کے دو مختلف شہروں Quetzal Tenango Puerto Sanjose Antigua Guatemala اور Huehuetenango وغیرہ سے احباب وخواتین جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔

پریس کانفرنس

جلسہ سے ایک روز قبل ہوٹل Holiday In میں پریس کانفرنس کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں نیشنل TV.Note 7 اور A.F.P کے نمائندگان نے شرکت کی۔ محترم مولانا نسیم مہدی صاحب نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف اور H.F کی خدمات کا تذکرہ کرنے کے بعد پریس نمائندگان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ TV.Noti7 نے اگلے روز صبح سات بجے کی خبروں میں اس انٹرویو کو نشر کیا۔ جو سارے گوئٹے مالا میں دیکھا جاتا ہے۔ نمائندہ AFP کی خبر El Periodico اور چلی کے اخبار TERRA میں شائع ہوئی۔

جلسہ کا پہلا روز

جلسہ کے پہلے روز کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مولانا نسیم مہدی صاحب نے درس قرآن دیا۔ جس میں جمعہ کے دن کی برکات واہمیت بیان کی۔ بعد ازاں وقفہ برائے ناشتہ وتیاری جمعہ تھا۔ حضور اقدس کا Live خطبہ 7 بجے صبح سنا گیا۔ بیت الاول میں محترم مولانا نسیم مہدی صاحب نے خطبہ جمعہ دیا۔ جس میں ذکر الٰہی کی اہمیت بیان کی اور نماز جمعہ وعصر پڑھائی بعد ازاں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

ساڑھے تین بجے سہ پہر محترم مولانا نسیم مہدی صاحب نے لوائے احمدیت اور خاکسار نے گوئٹے مالا کا پرچم لہرایا۔ جس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ محترم مولانا نسیم مہدی صاحب کی صدارت میں افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور سپینش ترجمہ سے ہوا۔ بعد ازاں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا محبت بھرا پیغام خاکسار نے سپینش زبان میں پڑھ کر سنایا۔ جو منسلک ہذا ہے۔ محترم مولانا نسیم مہدی صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں ذکر الٰہی کے مضمون پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ جس کے بعد سامعین کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ یہ مجلس سوال وجواب بہت دلچسپ رہی۔ اس اجلاس کی حاضری 40 تھی۔ بعد ازاں مغرب وعشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں اور ڈنر سے احباب کی تواضع کی گئی۔ اس دوران نو مبائعین سے گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔

دوسرا روز

دوسرے روز کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے کیا گیا اور نماز فجر کے بعد درس حدیث دیا گیا۔

9:30 بجے دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی بھی تلاوت قرآن پاک سے شروع کی گئی۔ بعد ازاں درج ذیل تقاریر کی گئیں۔

مکرم Dario Samayoa نے ''دعوت الی اللہ کی اہمیت'' اور مکرم David Gonzalez نے ''ہمارے عقائد''۔ مکرم فائز احمد صاحب نے خلافت احمدیہ کے متعلق ایک ویڈیو ڈاکومنٹری سپینش زبان میں تیار کی تھی۔ جو مکرم David Gonzalez صاحب نے پیش کی۔

بعد ازاں ظہر وعصر کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں اور دوپہر کے کھانے کے بعد اس روز کا آخری اجلاس منعقد ہوا۔ خاکسار نے ایک احمدی کی ذمہ داریاں بیان کیں۔ اس کے بعد محترم مولانا نسیم مہدی صاحب نے ''خلافت کی اہمیت وبرکات'' پر تقریر کی اور آخر پر احباب کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ خلافت کے بارے میں احباب نے سوالات کئے۔

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

(سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انگلش پیغام کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے)

پیارے احباب جماعت احمدیہ گوئٹے مالا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی کہ 13 تا 15 دسمبر 2013ء کو جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو بہت مبارک کرے اور آپ اس کی روحانی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہوں۔ جیسا کہ میں نے مشرق بعید کے دورہ میں آسٹریلیا کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کہا تھا کہ تمام دنیا میں جماعت احمدیہ جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ خواہ چھوٹے ممالک ہوں یا بڑے۔ غریب یا امیر بلاشبہ دنیا کا کوئی براعظم ایسا نہیں جہاں جماعت احمدیہ کا جلسہ منعقد نہ ہوتا ہو، بلکہ پورے وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ دنیا کے ہر ملک میں اور کونہ کونہ میں جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ (-) پر بنیاد ہے۔ حضرت مسیح موعود نے 123 سال قبل اس کی بنیاد رکھی تھی۔ پہلا جلسہ سالانہ پنجاب (انڈیا) کے چھوٹے سے گاؤں قادیان میں منعقد ہوا۔ جس میں صرف 75 افراد شریک تھے۔ بعد ازاں جماعت ترقی کرتی گئی اور دوسرے ممالک میں بھی جلسہ سالانہ کا انعقاد کیا جانے لگا۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ تمام دنیا میں جلسوں کا منعقد کیا جانا صرف لوگوں کا اجتماع نہیں بلکہ حضرت مسیح پاک کی صداقت کا عظیم ثبوت ہے۔

جلسہ سالانہ کے مقاصد بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ شاملین جلسہ تقویٰ کے معیار میں ترقی کریں۔ صداقت شعاری اور خوف خدا ان میں پیدا ہو۔ باہمی محبت واخوت، ایثار وہمدردی میں اس حد تک کمال حاصل کریں جو دوسروں کے لئے نمونہ ہو۔ اخلاص ووفا میں ترقی ہو اور خدا کے ساتھ زندہ اور حقیقی تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

پس آپ لوگ اس جلسہ میں شامل ہو کر علمی معیار بلند کریں اور جو کچھ سیکھیں اسے اپنی عملی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ جلسہ کے دوران فضول اور لغو باتوں سے اجتناب کریں۔ دعا واستغفار میں وقت گزاریں۔ علماء سلسلہ کی تقاریر پوری توجہ اور غور سے سنیں۔ تاکہ ہر قسم کی برکات حاصل کرنے والے ہوں اور حقیقی احمدی (-) بن سکیں۔ حقیقی مومن نیکیوں کی تلقین کرتے اور بدیوں سے روکتے ہیں۔ وہ امین اور عہدوں کو پورا کرنے والے ہوتے ہیں۔ نیز ہمیشہ قول سدید سے کام لیتے ہیں ایسی مبہم بات نہیں کرتے جو سچائی کا خون کرنے والی ہو۔ اگر کسی موقع پر اپنے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو سچی گواہی دیتے ہیں۔ وہ دوسروں کے لئے سچی اور کامل ہمدردی کے جذبہ سے سرشار ہوتے ہیں۔

بلاشبہ حضرت نبی کریم ﷺ کے صحابہ اس اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ یاد رکھیں کہ حقیقی مومن دوسروں کے لئے ہمیشہ نیک تمنائیں رکھتے ہیں۔ وہ سنی سنائی باتوں پر یقین کر کے دوسروں کے لئے کینہ، بغض نہیں رکھتے۔ یعنی بدظنی سے بچتے ہیں۔ اگر ہر فرد جماعت اس آخری بات یعنی بدظنی سے بچے اور اس پر 100 فیصد عمل پیرا ہو جائے تو جماعت کی ترقی کی رفتار میں غیر معمولی اضافہ ہو سکتا ہے۔

علاوہ ازیں میں آپ سب کو دعوت الی اللہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ دوسروں کو پیغام حق پہنچانا ہر احمدی کی ذمہ داری ہے اور اس کی ادائیگی کا بہترین ذریعہ عملی نمونہ ہے۔

ہمارا ہر عمل (دینی) تعلیمات کے مطابق ہو اور قول وعمل قرآنی احکامات کی عملی تصویر ہو۔ اور ہم حضرت مسیح موعود کی توقعات پر پورا اترنے والے ہوں۔ اس طریق پر احمدیت کے پیغام کو تمام دنیا میں پھیلانے کی ذمہ داری ہم ادا کر سکیں گے۔

گوئٹے مالا کے لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ تمہارا عملی نمونہ اس قدر شاندار ہو کہ لوگوں کو متوجہ کرنے والا ہو اور یہ بھی جلسہ کی اغراض میں سے ایک اہم غرض ہے۔

اسی طرح میں یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ خلافت اور نظام خلافت کے ساتھ اخلاص ووفا کا تعلق پیدا کریں۔ آج (دین حق) کا غلبہ خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہو چکا ہے۔ اس لئے اس مقدس وبابرکت نظام کے معین ومددبن جائیں اور آنے والی نسلوں کو بھی نظام خلافت کے ساتھ وابستہ کرنے کی ہر ممکن جدوجہد کریں۔ اللہ اس مقصد میں آپ کو کامیاب کرے۔ آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا یہ جلسہ بہت مبارک کرے۔ ایمان وتقویٰ میں ترقی کریں۔ نیکیوں میں آگے بڑھیں اور جماعت کی خدمت کی توفیق پانے والے ہوں۔ پورے خلوص ووفا کے ساتھ نیکیوں میں آگے بڑھیں اور جماعت کی خدمت کی توفیق پانے والے ہوں۔ پورے خلوص ووفا کے ساتھ (دین حق) اور بنی نوع انسان کے خادم بن جائیں۔ خدا آپ کے ساتھ ہو۔

والسلام

مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس

10-12-2013

تیسرا روز

تیسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد باجماعت سے کیا گیا اور نماز فجر کے بعد درس دیا گیا۔اس روز زیر دعوت دوستوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ 9 بجے صبح ہی سے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ TV کے نمائندگان نے محترم نسیم مہدی صاحب کا تفصیلی انٹرویو لیا۔ جس میں جماعت کے مختصر تعارف کے ساتھ ہیومینٹی فرسٹ کے تحت خدمت انسانیت کے کاموں کو زیادہ اجاگر کیا گیا۔

Maya قوم کے لیڈر اپنے 5 ساتھیوں کے ہمراہ جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ ایک سابقہ ممبر پارلیمنٹ، یونیورسٹی کے پروفیسرز، ایک جج اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے قریباً 135 افراد نے اس آخری اجلاس میں شرکت کی۔

اس اجلاس کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت اور سپینش ترجمہ سے کیا گیا۔ بعدازاں مکرم Dario Samayoa صاحب نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ کھانے پکانے کا سارا انتظام صدر لجنہ محترمہ Martita صاحبہ نے کیا۔ دیگر لجنہ نے بھی ان کے ساتھ تعاون کیا۔ جلسہ کے آخری اجلاس کی حاضری 135 تھی۔ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے جملہ کارکنان اور شاملین جلسہ کو اپنے افضال و برکات سے نوازے اور جلد از جلد گوئٹے مالا کے سعید فطرت لوگوں کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت بخشے۔ آمین

اہم شخصیات سے ملاقاتیں

مورخہ 16 دسمبر 2013ء کو گوئٹے مالا شہر کے میئر Mr. Arza Alvaro سے جماعتی وفد کے ارکان نے ملاقات کی۔

میئر صاحب جو گوئٹے مالا کے سابق مملکت رہ چکے ہیں۔ انہیں حضور اقدس کے لیکچرز World Crisis دی گئی (قبل ازیں قرآن کریم دیا جا چکا ہے۔) نصف گھنٹہ کی ملاقات میں جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت اور حضرت خلیفۃ المسیح کے ''امن لیکچرز'' کا خصوصی ذکر کیا گیا اور کتب سلسلہ انہیں تحفۃً پیش کی گئی۔

وزیر صحت Dr. Jorge Alejandro Villavicencio سے بھی اسی روز جماعت احمدیہ کے وفد نے ملاقات کی۔ وزیر موصوف سے اس ماہ کے دوران یہ دوسری ملاقات تھی۔ انہیں جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت کے حوالہ سے ہیومینٹی فرسٹ گوئٹے مالا نے H.F امریکہ کے تعاون سے میڈیکل کیمپ لگا کر دس ہزار سے زائد غریب اور مستحق مریضوں کا مفت علاج کیا اور سینکڑوں آپریشن ''موتیا'' کے کئے۔ جملہ مریضوں کو مفت ادویات دی گئیں۔ بعض دیہاتوں میں Water For Life سکیم کے تحت کنویں لگا کر 2 ہزار مستحق افراد کو پانی کی سہولت مہیا کی اور کمپیوٹر لیب پروگرام کے تحت سینکڑوں غریب طلبا کو کمپیوٹر کا استعمال سکھایا جاتا ہے۔ ہماری کمپیوٹر لیب اور سپینش و انگلش سکھانے کی اکیڈمی منسٹری آف ایجوکیشن سے منظور شدہ ہے۔ کورس مکمل کرنے والوں کو منسٹری کی طرف سے باقاعدہ ڈپلومہ دیا جاتا ہے۔ وزیر صحت نے H.F کی خدمات کو سراہا اور اس سلسلہ میں ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کروائی۔

کمپیوٹر لیب اور لینگوئج اکیڈمی

Antigua Gautemala جو بیت الاول سے 30 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے میں غیر ملکیوں کو سپینش اور مقامی لوگوں کو انگلش سکھانے کا انتظام ہے۔ نیز کمپیوٹر لیب کے تحت سینکڑوں مستحق طلباء کمپیوٹر کے کورسز سے استفادہ کر رہے ہیں۔ اور کورس مکمل کرنے پر منسٹری آف ایجوکیشن کی طرف سے ڈپلومہ دیا جاتا ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ گوئٹے مالا کے تحت 2012ء میں اس کا آغاز کیا گیا تھا۔ کمپیوٹر لیب کے وزٹ کے بعد ایک احمدی خاتون کے کافی کے باغ کی سیر کروائی گئی۔ یہ باغ کئی ایکڑ پر مشتمل ہے اور کافی ایکسپورٹ کی جاتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کو ایمان و اخلاص میں بڑھائے۔ اپنی رضا و قرب کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے اور بکثرت سعید فطرت روحوں کو قبول حق کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین

☆...........☆...........☆

مکرم عزیز احمد طاہر صاحب

مکرم سید محمد اشرف صاحب آف ٹوبہ ٹیک سنگھ

ستمبر 1964ء میں خاکسار اپنی ملازمت کے سلسلہ میں جب ٹوبہ ٹیک سنگھ گیا تو مقامی بیت میں سب سے پہلے جن دوستوں سے ملاقات ہوئی ان میں ایک دوست مکرم سید محمد اشرف شاہ صاحب تھے۔ آپ نے بڑی گرم جوشی سے مجھے خوش آمدید کہا۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر میں نو وارد ہونے کی بناء پر آپ نے مجھے ہر ممکن مدد کی پیش کش کی۔ آپ بیت میں پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرتے اور مقامی جماعتی مسائل کو حل کرنے کے سلسلہ میں بھرپور تعاون کرتے۔ آپ کی خلافت احمدیہ سے عقیدت اور نظام جماعت کی اطاعت مثالی تھی۔ آپ جماعتی چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتے اور اس کے علاوہ مقامی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے جب بھی رقم کی ضرورت پڑتی تو فراخدلی سے حصہ لیتے تھے۔

عموماً چھوٹے شہروں اور قصبات میں کرایہ پر مکان کے حصول میں مشکلات پیش آتی ہیں کیونکہ ایسے شہروں میں لوگ عموماً کرایہ پر دینے کیلئے مکان کم تعمیر کرتے ہیں۔ پھر یہ مکان نہ تو بنیادی ضروریات کو مدنظر رکھ کر تعمیر کئے جاتے ہیں اور نہ تعمیر کا معیار بہتر ہوتا ہے۔ ایسے مکانات کو کرایہ پر لینا کرایہ دار کی مجبوری ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مالک مکان کی ناجائز شرائط کو بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ میں نے جب اپنی اس مشکل کا ذکر شاہ صاحب سے کیا تو آپ نے مشورہ دیا کہ میں ایک چھوٹا سا پلاٹ خرید کر اپنی ضروریات کو مدنظر رکھ کر ایک مکان تعمیر کر لوں۔ اسطرح میں اپنی حسب منشاء اپنے وسائل کو مدنظر رکھ کر نہ صرف ذاتی مکان تعمیر کر لوں گا بلکہ مالک مکان کی ناجائز شرائط اور کرایہ مکان کی ادائیگی سے بھی بچ جاؤں گا۔

شاہ صاحب پیشہ کے اعتبار سے عرائض نویس تھے۔ اس لئے مناسب قیمت پر پلاٹ کی خریداری کے سلسلہ میں آپ نے ہر ممکن مدد کا وعدہ فرمایا۔

آپ کا مشورہ مجھے اور میری اہلیہ کو بے حد پسند آیا اور ہم نے موسم گرما کی تعطیلات میں مکان تعمیر کرنے کا فیصلہ کر لیا اور شاہ صاحب کو پانچ مرلہ پلاٹ کی خریداری کیلئے کہہ دیا۔

ہمیں ایک ضروری کام کی انجام دہی کے سلسلہ میں ٹوبہ ٹیک سنگھ سے باہر جانا پڑا۔ ہماری عدم موجودگی میں ہماری پسند کے مطابق مناسب قیمت پر پلاٹ کی خرید کا بندوبست کر دیا۔

موسم گرما کی تعطیلات میں ہم نے پلاٹ پر چار کمروں، برآمدہ، باورچی خانہ اور باتھ روم پر مشتمل خوبصورت مکان تعمیر کر لیا۔ مکان کی تعمیر کے سلسلہ میں والد صاحب مکرم عبداللطیف صاحب اوورسیئر ربوہ نے راہنمائی فرمائی اور مفید ہدایات سے نوازا۔ چونکہ ہر قسم کے کاریگر والد صاحب نے ربوہ سے ہی بھجوا دیئے تھے اس لئے مکان نہایت قلیل مدت میں تیار ہو گیا۔ اگر شاہ صاحب ذاتی مکان کی تعمیر کا مشورہ نہ دیتے اور ہماری راہنمائی اور مدد نہ فرماتے تو ہم شاید کرایہ کے مکانوں میں زندگی گزار دیتے۔

شاہ صاحب کی اپنی رہائش گاہ ایک ہی گلی میں ہمارے مکان سے کچھ فاصلے پر تھی۔ دونوں خاندانوں کا ایک دوسرے کے گھر جانا روزمرہ کا معمول تھا۔ دونوں خاندانوں کے مابین بہترین تعلقات تھے۔ شاہ صاحب اور ان کے اہل خانہ ہمارے بچوں سے بے حد پیار کرتے اور ان کا خیال رکھتے تھے۔ جب میں کسی کام کے سلسلہ میں شاہ صاحب سے ملنے احاطہ کچہری میں جاتا تو محسوس کرتا کہ دوسرے غیر از جماعت عرائض نویس شاہ صاحب کے ساتھ بھی عزت اور احترام کے ساتھ پیش آتے تھے۔

خاکسار جماعت ٹوبہ ٹیک سنگھ کا سیکرٹری مال تھا۔ شاہ صاحب چندہ جات کی ادائیگی میں اس حد تک باقاعدہ تھے کہ اپنی ہر روز کی آمد کا دسواں حصہ علیحدہ کر کے ہر روز جیب میں ڈال لیتے۔ یہ رقم واپسی پر مجھے ادا کر کے گھر جاتے۔ آپ کا کہنا تھا کہ چندہ کی رقم کی فوری ادائیگی ضروری ہے ورنہ یہ رقم گھر کے اخراجات میں خرچ ہو سکتی ہے اس طرح بعد میں ادائیگی میں مشکل ہو جاتی ہے۔

آپ نے مختلف جماعتی عہدوں کے علاوہ بطور سیکرٹری مال بھی کام کیا۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے پانچ سال تک صدر بھی رہے اور اپنی ذمہ داریاں احسن طریق سے سرانجام دیں۔

شاہ صاحب کو حکمت کا بھی شوق تھا۔ آپ کے پاس یونانی حکمت کی قیمتی کتابیں موجود تھیں۔ یونانی ادویات تیار کرتے اور نہ صرف ان کو خود استعمال کرتے بلکہ ضرورت مندوں کو بھی بلا معاوضہ دیتے۔

آپ بڑے ہی وضع دار، بے لوث اور بااصول انسان تھے۔ محبت کی عظمت پر یقین رکھتے تھے۔ بے خوف اور نڈر احمدی تھے۔ دعوت الی اللہ کرنا فرض سمجھتے۔ کتب حضرت مسیح موعود اور دیگر جماعتی رسائل آپ کے زیر مطالعہ رہتے تھے۔

شاہ صاحب ڈسٹرکٹ جیل جھنگ میں ایک ماہ تک اسیر راہ مولیٰ رہے۔ آپ کی خدمت گزار اور نہایت نیک سلیقہ مند اہلیہ 11 جنوری 2001ء میں بقضائے الٰہی وفات پا گئی تھیں۔ آپ نے سات بیٹیاں یادگار چھوڑیں، ایک انگلستان میں، ایک امریکہ، ایک آسٹریلیا اور دو جرمنی میں رہائش پذیر ہیں۔ سب بیٹیوں کی شادی انتہائی نیک اور مخلص خاندانوں میں ہوئی ہے۔ دو بچیاں پاکستان میں بیاہی گئی ہیں۔

دسمبر 2005ء میں آپ اسہال اور نمونیا کے باعث بیمار ہوئے اور 18 دسمبر کو اس جہان فانی سے دارالبقاء کی طرف روانہ ہو گئے۔ آپ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

تحریر: محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب

حضرت المصلح الموعود کی چند دلنشیں یادیں

بچوں سے شفقت کے انداز

خاکسار کے نانا حضرت بابو الٰہی بخش صاحب سٹیشن ماسٹر رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ آپ 1917ء میں وفات پا گئے۔ ان کے تین بچے تھے۔ میری والدہ صاحبہ کی عمر ساڑھے تیرہ سال، خالہ کی عمر بارہ سال اور ماموں کی عمر دس سال تھی۔ میرے نانا خاندان میں اکیلے احمدی تھے اور برادری شدید مخالف تھی۔ نانی جان ہمت کر کے بچوں کو لے کر قادیان شفٹ ہو گئیں۔ حضرت اماں جان اور حضرت مصلح موعود ان سے بہت شفقت کا سلوک فرماتے۔ ایک دفعہ میری نانی صاحبہ، والدہ صاحبہ، دو بڑی بہنیں اور خاکسار نے حضور سے حضرت ام ناصر کے کمرہ میں ملاقات کی۔ اس وقت میری عمر قریباً 8 سال تھی۔ ملاقات کے دوران حضور نے مجھ سے بڑے پیار سے بہت سی باتیں کیں اور مجھے تعجب میں ڈالنے کے لئے فرمایا کہ بچو! پتہ ہے کہ تمہارے ابا کی دوسری شادی ہے، گھر جا کر ابا سے پوچھنا۔ میں بڑا حیران ہوا۔ گھر آ کر والد صاحب سے پوچھا۔ انہوں نے مسکرا کر بتایا کہ جب وہ ابھی چھوٹے تھے اور ان سے کچھ سال بڑی ان کی تایازاد بہن تھی۔ دادا کی خواہش تھی کہ میری منگنی اس تایازاد سے کر دی جائے۔ میرے والد صاحب نے کہا کہ حضرت اقدس سے پوچھ کر بتاؤں گا۔ چنانچہ حضرت اقدس کو خط لکھا تو حضرت صاحب کی طرف سے جواب آیا کہ اس طرح چھوٹی عمروں میں منگنی کرنا مجھے پسند نہیں۔ بچے بڑے ہو جائیں تو پھر رشتے طے کرنے چاہئیں۔ لہٰذا یہ رشتہ نہ ہوا۔ حضرت مصلح موعود کو اس کا علم ہے اس لئے انہوں نے تم سے مذاقاً یہ بات کی ہے۔

بچوں کی تربیت کا خیال

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو بچوں کی تربیت کا اتنا خیال تھا کہ گرمیوں کی تعطیلات میں اپنے صاحبزادوں، صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کو پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں کام کرنے والے مکرم عبداللطیف صاحب عرف ننھا کے ساتھ، ناشتہ کے بعد، بورڈنگ ہاؤس بھجوا دیتے اور نماز ظہر تک انہیں بورڈنگ میں رہنے کی ہدایت دیتے۔ مقصد یہ تھا کہ بجائے ادھر ادھر دوسرے بچوں کے ساتھ وقت گزاری کے، خاکسار کے والد صاحب حضرت صوفی غلام محمد صاحب جو سکول کے بورڈنگ تحریک جدید کے سپرنٹنڈنٹ تھے، کی نگرانی میں مفید کام کریں اور بعد نماز عصر گیم کھیلیں۔ محترم والد صاحب ہمیں مطالعہ بھی کرواتے اور درمیان میں ہلکی پھلکی تفریح کے لئے بھی وقت دیتے۔ اس وقت ہماری عمریں 10 سے 11 سال تھیں اور چھٹی ساتویں کلاس کے طالبعلم تھے۔

اس کا ایک فائدہ خاکسار کو یہ ہوا کہ حضور کے ان صاحبزادوں کے ساتھ کافی وقت رہنے کی سعادت ملی اور ان کی دوستی کی بنا پر کئی مرتبہ قصر خلافت بھی جانے کا موقعہ ملتا رہا۔ ایسے ہی ایک موقعہ پر خاکسار صحن میں کھڑا حضرت المصلح الموعود کو دیر تک دیکھتا رہا۔ آپ حضرت ام ناصر کے کمرہ میں زمین پر بیٹھ کر کام کر رہے تھے۔ ململ کا کرتہ پہنا ہوا تھا اور سر پر عمامہ نہ رکھا ہوا تھا۔ کچھ دیر بعد حضور کی نظر مجھ پر پڑی اور مجھے اشارہ سے اندر بلوایا اور اپنے پہلو میں بٹھا کر میرا نام دریافت فرمایا اور پھر والد صاحب کا نام پوچھا۔ میرے بتانے پر حضور نے فرمایا کہ اچھا صوفی غلام محمد صاحب حساب والوں کے آپ بیٹے ہیں (حضور والد صاحب کو ان کے ریاضی کے استاد ہونے کے ناطہ اسی نام سے یاد فرماتے تھے)۔ پھر بڑی بے تکلفی سے حضور بڑی پیاری پیاری باتیں کرتے رہے اور مجھے ہنساتے رہے۔ آخر میں خوشی خوشی حضور سے اجازت لے کر خاکسار گھر آ گیا۔

ورزشی مقابلہ جات کی حوصلہ افزائی

حضور کے ارشاد پر قادیان میں ہر ماہ کی آخری جمعرات کو دفاتر اور تعلیمی ادارہ جات میں تعطیل ہوتی تھی اور اس دن حضور کی ہدایت تھی کہ پکنک یا سیر یا شکار پر جایا کریں۔ 1941ء کا واقعہ ہے جب خاکسار تیسری جماعت میں پڑھتا تھا۔ ہم آخری جمعرات تتلہ والی نہر پر پکنک منانے گئے ہوئے تھے کہ حضور بھی چند احباب کے ساتھ وہاں تشریف لے آئے۔ حضور نے ہمارے درمیان بھی سوئمنگ کا مقابلہ کروایا۔ پھر نہر کے پل کے معاً بعد جہاں بہاؤ تیز تھا، تیر کر نہر کو سیدھا کراس کرنے کا مقابلہ کروایا۔ حضور نے از راہ شفقت خود بھی اس مقابلہ میں حصہ لیا۔ مقابلہ میں حضور سب سے آگے رہے اور میرے والد صاحب حضرت صوفی غلام محمد صاحب دوسرے نمبر پر۔ اطفال کا علیحدہ مقابلہ کروایا گیا تھا۔

مختلف ذرائع سے معلومات کا حصول

حضرت مصلح موعود کا طریقہ کار تھا کہ مختلف شعبوں کے کام اور حالات کے بارہ میں مختلف ذرائع سے معلومات حاصل کرتے رہتے تھے۔ اس بارہ میں حضور کا یہ بھی طریق تھا کہ بچوں سے بھی معلومات حاصل فرماتے تھے کیونکہ بچے سادہ ہوتے ہیں اور بغیر لگی لپٹی کے بات کہہ دیتے ہیں۔ اس تعلق میں خاکسار کا ایک ذاتی واقعہ پیش ہے۔

دسویں جماعت پاس کرنے کے بعد جب میں تعلیم الاسلام کالج میں داخل ہوا تھا تو ایک روز ہمارے ایک کلاس فیلو حضور کی ملاقات کے لئے ربوہ آئے۔ اس وقت خاکسار ربوہ میں تھا۔ انہوں نے ہم بعض دوستوں سے کہا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں انتظار کے وقت میرا ساتھ دو۔ چنانچہ ہم تین ساتھی ان کے ساتھ چلے گئے۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری پہنچے تو اتفاق سے ملاقاتیوں کی تعداد کافی کم تھی۔ ملاقات کروانے والے مکرم عبداللطیف عرف ننھا صاحب نے کہا کہ آج بڑا اچھا موقع ہے۔ ملاقات کرنے والے بہت کم ہیں۔ فہرست میں تم سب کے نام لکھ دیتا ہوں۔ میں نے بہتیرا کہا کہ بھئی ہم تو ملاقات کے لئے حاضر ہوئے ہیں صرف ان کا نام لکھیں لیکن انہوں نے ہم سب کا نام فہرست میں شامل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ صرف میرا نام ہی ٹک ہوا۔ اب مجھے اب مجھے شدید گھبراہٹ ہوئی کہ حضور دریافت فرمائیں گے کہ کس غرض سے آئے ہو تو میں کیا جواب دوں گا؟ حضرت صاحب کے رعب سے میں ڈرنے لگا لیکن جب حضور سے ملا تو حضرت صاحب نے اس طرح میرے ساتھ بے تکلفی سے باتیں شروع کیں کہ میں بھی بے تکلفی سے بہت سی باتیں کرتا رہا۔ حضرت نے کالج اور ہوسٹل کے حالات کے بارے میں دریافت کیا اور میں سادگی میں بعض ایسی باتیں کہہ گیا کہ حضور نے فرمایا اچھا میں ناصر سے پوچھوں گا۔ (یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب جو ہمارے پرنسپل تھے) میں یکدم گھبرا گیا کہ مکرم پرنسپل صاحب کہیں گے کہ تم نے ہماری شکایت کیوں کی؟ حضور میرا چہرہ دیکھ کر بھانپ گئے۔ فرمانے لگے فکر نہ کرو میں تمہارا نام لے کر نہیں پوچھوں گا بلکہ عمومی طور پر پوچھوں گا۔ خاکسار نے قبض کی تکلیف کا ذکر کیا تو فرمایا Nux Vom 30 لے لیا کرو۔

اپنے ذرائع پر انحصار

جون 1953ء میں فضل عمر انسٹیٹیوٹ کے افتتاح کے موقع پر مکرم وکیل التعلیم صاحب کے فرمانے پر خاکسار کو تلاوت قرآن کریم کی سعادت نصیب ہوئی۔ تلاوت کے بعد حضور نے مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب (وکیل التعلیم) سے دریافت فرمایا کہ مبارک مصلح الدین فضل عمر ریسرچ میں ہیں۔ میاں احمد صاحب نے کہا کہ نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ تلاوت کے لئے باہر سے آدمی تلاش کرنا پڑا۔ اس طرح حضور نے یہ نصیحت فرمائی کہ جن کی تقریب ہو انہی میں سے تلاوت کے لئے کسی موزوں شخص کو منتخب کرنا چاہئے۔

واقفین زندگی کو ہدایات

ستمبر 1956ء میں خاکسار ایم اے ریاضی اور مکرم سمیع اللہ سیال صاحب ایم اے شماریات کرنے کے بعد حضرت مصلح موعود سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ حضور نے ہمیں نہایت قیمتی نصائح ارشاد فرمائیں جو خاکسار نے اپنی ڈائری میں محفوظ کر لیں۔ حضور نے اس ملاقات میں فرمایا:

"ابھی پچھلے دنوں خدام الاحمدیہ لاہور نے لکھا کہ مخالف کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ تو بڈھے بڈھے ہیں۔ اگر تم کام کرو اور نوجوان سامنے آئیں تو پھر وہ یہ اعتراض نہ کریں۔ وہ کہتے ہیں ظفر اللہ خان ہے، عبداللہ خان ہے اور مرزا عبدالحق ہے سب بڈھے ہیں تو جوان تو کوئی کام کرنے والا نہیں۔ اگر تم کام کرو اور پھر اخباروں میں مضمون لکھ سکتے ہو کہ کون کہتا ہے کہ خلیفہ کے ساتھ بڈھے ہیں۔ ہم نوجوان ہیں اور ان کے ساتھ ہیں تمہارے ساتھ نہیں۔ پس تم ثابت کرو کہ جوان بھی سلسلہ کے ساتھ ہیں۔"

(اس ملاقات کی تفصیل کے لئے دیکھیں روزنامہ الفضل مورخہ 19 جولائی 1982ء صفحہ 3)

ضیف اکرام

پہلے ربوہ، ملتان کمشنری میں شامل تھا بعد میں سرگودھا کمشنری بنی۔ 1956ء حضرت مصلح موعود نے کمشنر ملتان کو ربوہ آنے کی دعوت دی۔ اس تقریب کے انتظامات لجنہ اماء اللہ ہال میں کئے گئے۔ حضور نے تفصیلی ہدایات سے پروگرام بنائے اور تیاری تقریب کے لئے مسلسل ہدایات دیتے رہے۔ میں نیا نیا ایم۔اے کر کے آیا تھا۔ حضور نے میری ذمہ داری کیٹرنگ کے انتظام پر لگائی اور تفصیلی ہدایات دیں۔ مثلاً سینڈوچ کہاں سے اور کیسے بنوانے ہیں۔ اعلیٰ قسم کی پیسٹری کہاں سے ملے گی۔ مٹھائی کون کون سی اور کہاں سے لینی ہے اور متفرق سامان کہاں سے لینا ہے وغیرہ۔ اس غرض کے لئے حضور نے خاکسار کو لائل پور (اب فیصل آباد) اور سرگودھا بھجوایا۔

جب کمشنر صاحب تشریف لائے تو میری خوش قسمتی ہے کہ حضور کو قصر خلافت سے لجنہ ہال لانے کے لئے میری ڈیوٹی لگی اور میری مزید یہ خوش قسمتی ہے کہ حضور کی گاڑی میں حضور کے پہلو میں بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی اور حضور رستہ میں خاکسار سے انتظامات کی صورتحال کے بارہ میں تفصیلاً دریافت فرماتے رہے۔ اس موقعہ پر سرکاری افسران اور علاقہ کے معززین کو بھی حضور نے تقریب میں مدعو کیا اور یہ بڑی کامیاب ہوئی۔

اس واقعہ کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ حضرت مصلح موعود کو اکرام ضیف کا اور بہترین انتظامات کروانے کا کس قدر خیال ہوتا تھا۔

خدام سے محبت

دسمبر 1957ء میں جماعت کی ایک لمیٹڈ کمپنی واقع کراچی میں خاکسار کو حضرت مصلح موعود اپنا اور انجمنوں کا نمائندہ بنا کر بھیجنا زیر غور لائے اور ہدایت فرمائی کہ لڑکے سے بھی پوچھ لیں کہ تجارتی کام کر سکے گا یا کہ نہیں اور اس میں دلچسپی ہے یا نہیں اور والد صاحب سے بھی پوچھ لیں کہ ان کی رائے کیا ہے؟ اب دیکھیں کہ یہ حضور کی کس قدر شفقت ہے کہ کام پر لگانے سے پہلے ایک واقف زندگی اور اس کے والد کی رائے حاصل فرما رہے ہیں۔

کراچی روانگی سے قبل حضور انور نے ملاقات کے دوران خاکسار کو تفصیلی ہدایات دیں۔ جو کمپنی کے حالات تھے وہ اور نیا کاروبار شروع کرنے سے متعلق تفصیلات بتائیں اور فرمایا جو مینیجنگ ڈائریکٹر ہے وہ اپنی پسند کے آدمی رکھے گا جن میں احمدی شاذ ہی ہوں گے۔ تم نے نرمی اور تعاون کرتے ہوئے کام سیکھنا ہے۔ لیکن جب دیکھیں کہ سلسلہ کا مفاد خطرے میں ہے پھر کسی کی کوئی پرواہ نہیں کرنی اور اپنے موقف پر ڈٹ جانا ہے۔ خاکسار نے حضور کے اس ارشاد کو پلے باندھ لیا اور 6 جنوری 1958ء کو کراچی پہنچ گیا۔ حضور نے جس جس طرح حالات سے متنبہ کیا تھا اسی طرح وہاں صورتحال رہی۔ کئی مواقع پر جماعت کے مفاد کو نقصان پہنچنے کے خدشہ کی بناء پر خاکسار ان لوگوں کی کارروائی میں روک بنتا رہا۔ میں نے حضور کی ہدایات کے مطابق دوسروں سے نرمی اور تعاون کرتے ہوئے سب کام سیکھے اور خدا کے فضل سے اتنی واقفیت ہو گئی کہ بغیر کسی کی نگرانی اور معاونت کے خود سارے کام کرنے کے قابل ہو گیا۔ مینیجنگ ڈائریکٹر نے اپنا لڑکا بھی جو بیرون ملک ٹریننگ حاصل کر کے آیا تھا اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔ ستمبر 1963ء میں اچانک حالات تبدیل ہوئے اور وہاں کی انتظامیہ اور مینیجنگ ڈائریکٹر کے بیٹے نے میری شدید مخالفت شروع کر دی اور پہلے زبانی دھمکیاں دیتے رہے اور پھر جنوری 1964ء کے شروع میں باقاعدہ سکیم بنا کر 25-30 آدمیوں کو ساتھ ملا کر میرے پڑوسی کے کوارٹر کی دیوار کو توڑ کر میرے کوارٹر کے اندر داخل ہونے کی کارروائی شروع کی۔ میں اکیلا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا اور جونہی انہوں نے دیوار کا ایک بلاک توڑا تو مجھے جس کی شکل نظر آئی اسے میں نے بڑے رعب سے کہا کہ اگر مزید توڑنے کی کوشش کی تو تمہاری گردن میرے کوارٹر میں ہو گی۔ میرے ایسا کہنے سے خدا تعالیٰ نے ان پر ایسا رعب ڈالا کہ مزید کارروائی رک گئی مگر مینیجنگ ڈائریکٹر کے بیٹے نے مجھے اونچی آواز میں کہا کہ سن رکھو ہم تمہاری لاش اس طرح ٹھکانے لگائیں گے کہ کسی کو پتہ بھی نہ چلے گا۔ ڈیڑھ لاکھ روپیہ لگا دیں گے اور تمہارے پچھلے کچھ بھی تمہاری مدد نہ کر سکیں گے۔ ان کے جانے کے بعد خاکسار نے GPO جا کر اپنے انچارج ایڈمنسٹریشن ڈائریکٹر کو ٹیلی گرام دی کہ:

My life endangered please fly immediatly.

میری زندگی خطرہ میں ہے۔

اس کی نقل مکرم چیئرمین صاحب کو بھیجی اور حضور کو بھی دعا کے لئے ٹیلی گرام دی اور بتایا کہ ڈائریکٹر صاحب کو یہ تار دی ہے۔ دعاؤں سے نوازیں۔

حضور نے فوری ایکشن لیا اور رات کو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے مجھے فون کیا (جب کہ میں اپنے کمرہ میں بند تھا) کہ حضور بڑے فکر مند ہیں اور کروٹیں بدلتے بدلتے بار بار پوچھتے ہیں کہ مصلح الدین کا کیا حال ہے؟ یہ سن کر میں بڑا جذباتی اور آبدیدہ ہو گیا کہ میری وجہ سے حضور کو دکھ اور فکر مندی ہو رہی ہے اور روتے روتے کہا کہ حضور کو تسلی دلائیں کہ خاکسار ہر طرح خیریت سے ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔ پھر مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے مجھ سے کہا کہ حضور کی ہدایت پر وہ مکرم امیر صاحب کراچی کو میری حفاظت کے انتظام کے لئے حضور کا ارشاد پہنچا رہے ہیں۔ اس واقعہ کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ حضور کو واقف زندگی خدام کی کس قدر فکر ہوتی تھی۔

بعد میں حضور کی دعا سے معاملات درست ہو گئے اور خاکسار بخیر و عافیت ربوہ پہنچ کر دیگر خدمات سلسلہ پر مامور ہوا۔

واقفین زندگی سے پیار

1962ء میں کراچی جماعت کے خصوصی حالات میں ''مشورہ وہدایات'' کے لئے جماعت کا ایک اعلیٰ سطحی وفد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور بزرگان سے مشورہ کے لئے نخلہ (جابہ) اور ربوہ بھجوایا گیا۔ خاکسار بھی اس وفد کا ممبر تھا، مکرم میجر شمیم احمد صاحب نائب امیر جماعت کراچی امیر وفد تھے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سے تفصیلی مشورہ کے بعد یہ وفد جابہ حضور سے ملاقات کے لئے گیا۔ حضور کی ان دنوں طبیعت علیل تھی اور ملاقات کے لئے وقت نہ مل سکا۔ وہاں محترم مکرم سید میر داؤد صاحب بھی تھے انہوں نے ذاتی طور پر مجھے روک لیا کہ اگلے روز صبح انشاء اللہ میری ملاقات کروا دیں گے۔ چنانچہ اگلے روز مکرم میر صاحب مجھے حضور کی خدمت میں لے گئے حضور بار بار کروٹیں بدل رہے تھے۔ میری طرف پہلو بدلا تو خاکسار نے السلام علیکم عرض کیا۔ حضور نے وعلیکم السلام کہا۔ میں نے اپنا نام بتایا مبارک مصلح الدین۔ حضور نے فوراً پہچان لیا اور فرمایا مصلح الدین، صوفی غلام محمد حساب والوں کے بیٹے۔ میں نے عرض کیا جی حضور! پھر حضور نے دوسرے طرف پہلو بدل لیا میں انتظار میں رہا جونہی حضور نے پھر میری طرف رخ کیا میں نے دونوں ہاتھوں میں حضور کا ہاتھ تھام کر پیار کیا گڑگڑا کر دعا کی عاجزانہ درخواست کی اور السلام علیکم کہہ کر باہر آ گیا۔

دیکھیں حضور واقف زندگی خادم کو کس طرح یاد رکھتے تھے اس وقت بھی جب آپ کی طبیعت اچھی نہ تھی شناخت کر لی۔ اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔

واقف زندگی خادم سے
غیر معمولی شفقت

خاکسار کی شادی 20 ستمبر 1964ء کو ہوئی۔ میرے والد صاحب حضرت صوفی غلام محمد صاحب (جو اس وقت ناظر مال خرچ تھے) نے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں تحریراً اس کی اطلاع کرتے ہوئے دعاؤں کی درخواست کی۔ حضور ان دنوں علیل تھے لیکن حضور کے ذہن میں میری شادی کی تاریخ مستحضر رہی جیسا کہ درج ذیل واقعہ سے ظاہر ہے۔

خاکسار کی رہائش والدین کے ساتھ چنیوٹ تھی۔ محترم والد صاحب نے صدر انجمن کا ایک جونیئر کوارٹر پڑھنے والے بچوں کی رہائش کے لئے الاٹ کروایا ہوا تھا۔ خاکسار چنیوٹ سے چند عزیزوں کے ساتھ دو ٹانگے کرایہ پر لے کر کوارٹر صدر انجمن آ گیا۔ والدہ صاحبہ بوجہ علالت بستر پر تھیں۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ شام کو ٹرانسپورٹ نہیں ملتی اس لئے انشاء اللہ اگلے روز آپ کی بہو کو لے کر چنیوٹ آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں گا۔ نماز عصر کے بعد کوارٹر سے مناسب تعداد میں باراتی پیدل چل کر دار الصدر غربی خاکسار کے سسرال کے گھر گئے۔ تقریب رخصتانہ میں دعا کے بعد جب خاکسار اپنی اہلیہ کو لے کر باہر نکلا تو کیا دیکھا کہ حضرت مصلح موعود کی گاڑی Buke کھڑی ہے اور حضور کا ڈرائیور کہنے لگا کہ محترم صوفی صاحب نے تقریب رخصتانہ کی جگہ سے اطلاع نہ دی تھی تاہم حضور نے مجھے بلا کر کہا کہ دیکھو آج صوفی غلام محمد صاحب حساب والوں کے لڑکے مصلح الدین کی شادی ہے تم پتہ کرو کہاں ہے اور میری گاڑی لے جاؤ اور مصلح الدین کی دلہن کو میری گاڑی میں سوار کر کے اس کے گھر پہنچاؤ۔ خاکسار نے محترم والد صاحب سے اجازت مانگی اور پھر اپنی اہلیہ اور ساتھ ایک ہمشیرہ کو لے کر اسی شام کو ہی سیدھا چنیوٹ اپنی والدہ کے پاس پہنچ گئے الحمد للہ۔ والدہ صاحبہ حیران ہو گئیں۔ خاکسار نے سارا واقعہ بتایا تو میری والدہ صاحبہ کافی دیر تک حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اپنے اللہ کے حضور التجا کرتی رہیں۔

اللہ! اللہ! کیا مصلح الدین کی حیثیت اور کیا حضرت مصلح موعود کی شفقت اور عزت افزائی۔ اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔

(مرسلہ: مکرم مجد الدین مجد صاحب اسلام آباد)

اللہ کی مخلوق سے محبت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

آپ جانتے ہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ تمام نبیوں سے افضل و اعلیٰ بنائے گئے۔ کیوں وہ صرف عربوں کی بجائے سب انسانیت کے لئے مبعوث ہوئے تھے؟ اس میں راز یہ ہے کہ آپ کی محبت سب کے لئے تھی قطع نظر کسی کے مذہب کے، قطع نظر کسی کے جغرافیائی اختلافات کے، بلاتمیز رنگ و نسل وعقیدہ کے۔ انہوں نے تمام انسانوں سے محبت کی کیونکہ انہیں اللہ سے انتہائی خالص محبت تھی وہ انتہائی پُرخلوص، کامل اور پختہ تھی۔ تو آپؐ نے اللہ کی مخلوقات سے محبت کی نہ صرف انسانوں سے بلکہ حیوانوں سے بھی محبت کی، نہ صرف جانوروں سے بلکہ اللہ کی بنائی ہوئی تمام فطرت سے محبت کی۔ اس وجہ سے آپؐ کو رحمۃ للعالمین کہا گیا۔ نہ صرف انسانوں کے لئے رحمت بلکہ جو کچھ اللہ نے پیدا کیا اس کے لئے آپؐ رحمت ہیں۔ پس اگر آپ سچ مچ اللہ سے پیار کرتے ہیں جس کا مجھے یقین ہے اور آپ کو پہلے ہی معلوم ہے تو آپ خود بخود اللہ کی مخلوق سے محبت کریں گے۔ (خطبات طاہر جلد 7 ص 97)

مکرم سلطان نصیر احمد صاحب

دکھ اور تکلیف

تکلیف اپنے فعال کردار کی وجہ سے ایسے مفید اثرات پیدا کرتی ہے۔ جو اس کی موجودگی کی یاد دلاتے ہیں۔ ہمارے کردار کو سنوارنے کے لئے تکلیف ایک بہترین استاد کا درجہ رکھتی ہے۔ یہ قوت ادراک کو ترقی دے کر اسے جلا بخشتی، فروتنی سکھاتی اور کئی طریق سے انسان کو خدا کی یاد دلاتی ہے۔ یہ تحقیق اور جستجو کو بیدار کر کے اس خواہش کو جنم دیتی ہے جو تمام ایجادات کی ماں ہے۔

اگر تکلیف کو جو انسان کی پوشیدہ قوت کا باعث ہے۔ دور کر دیا جائے تو ارتقاء کا پہیہ لاکھوں گنا پیچھے چلا جائے گا۔ انسان اس قدرتی منصوبہ کو تبدیل کرنے کی کوشش تو کر سکتا ہے مگر سوائے مایوسی کے اسے کچھ حاصل نہ ہو گا۔ چنانچہ تکلیف اور دکھ کی موجودگی کی وجہ سے خالق کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ بلکہ ان حالات میں دکھ اور تکلیف کا تو ایک تخلیقی کردار ہے اور یہ زحمت تو دراصل ہمارے لئے رحمت کا باعث ہے۔ ان تمام سائنسی تحقیقات اور دریافتوں کے پس منظر میں تکلیف اور بے آرامی سے چھٹکارا پانے کی ایک مستقل جدوجہد ہے جو کارفرما ہے۔ سائنسی تحقیق اور دریافتوں کے محرکات آرام کے حصول کی خواہش پر اس قدر مبنی نہیں جس قدر تکلیف سے نجات حاصل کرنے پر۔ تعیّش ہے کیا؟ یہ دراصل بے آرامی کی حالت سے نسبتاً آرام کی حالت کی طرف جانے کا رجحان میں وسعت کا نام ہے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 فروری 2014ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ

مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم یو۔کے مورخہ 21 فروری 2014ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت شیر محمد قریشی صاحب (آف نیروبی) رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ انتہائی نیک، پرہیزگار، غریب پرور، مہمان نواز، ذہین، سلیقہ شعار، شرم و حیا کی پیکر، ہر ایک سے حسن سلوک سے پیش آنے والی خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، چندہ جات میں باقاعدہ، بہت سی خوبیوں کی مالک نیک اور مخلص خاتون تھیں خلافت کے ساتھ گہرا وفا کا تعلق تھا۔ آپ 1972ء میں یوکے آئی تھیں۔ آپ کو افریقہ اور یوکے میں بہت سی بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب کی خالہ اور خوشدامن تھیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم حاجی صوبیدار خان عالم صاحب

مکرم حاجی صوبیدار خان عالم صاحب آف کھوکھر غربی گجرات حال جرمنی مورخہ 11 جنوری 2014ء کو 83 سال کی عمر میں ہمبرگ میں وفات پا گئے۔ آپ کو 1953ء میں حضرت مصلح موعود کے پہریدار کے طور پر اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے لندن میں قیام کے دوران کچھ عرصہ حفاظت خاص میں ڈیوٹی بجالانے کی سعادت ملی۔ مرحوم 1988ء میں جرمنی آئے اور یہاں Barmbek جماعت میں صدر حلقہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

مکرم خواجہ فضل احمد صاحب

مکرم خواجہ فضل احمد صاحب ربوہ مورخہ 21 فروری 2014ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت جمال دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور خلافت میں تقریباً 8 سال حفاظت خاص میں خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ فرقان فورس میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ غیر معمولی اخلاص کا تعلق تھا۔ چندہ جات کی ادائیگی بروقت اور باقاعدگی سے کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے عبدالوہاب صادق صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ ربوہ میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

مکرمہ جنت بی بی صاحبہ

مکرمہ جنت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ محمد عبداللہ خان صاحب ربوہ مورخہ 9 فروری 2014ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں۔ آپ کو لمبا عرصہ دولیا جٹاں ضلع کوٹلی آزاد کشمیر میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعاگو، خوش اخلاق، صلہ رحمی کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور ربوہ شفٹ ہونے پر مختلف وفود کے ساتھ گردونواح کے قصبوں میں جا کر دعوت الی اللہ کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ سات بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر سید محسن احمد صاحب

مکرم ڈاکٹر سید محسن احمد صاحب کراچی مورخہ 13 فروری 2014ء کو مختصر علالت کے بعد 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت سید وزارت حسین صاحب (آف بہار) رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے۔ انگلستان سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد کراچی کے مختلف ہسپتالوں میں بچوں کی امراض کے ماہر ڈاکٹر کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ واقفین نو بچوں کے علاج پر خصوصی توجہ دیتے تھے۔ آپ کو فضل عمر ہسپتال کراچی اور احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کراچی کے چیئر مین کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ: 041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ: 041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

۞ مکرم ظفر احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ دفتر سیکرٹری منصوبہ بندی کمیٹی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم ناصح احمد صاحب مقیم ڈنڈی سکاٹ لینڈ کے نکاح کا اعلان مکرم داؤد احمد قریشی صاحب مربی سلسلہ گلاسگو نے بیت الذکر گلاسگو میں مورخہ 28 فروری 2014ء کو بعد نماز جمعہ مکرمہ تہمینہ احمد صاحبہ بنت مکرم خاور سعید صاحب گلاسگو کے ساتھ مبلغ دس ہزار پونڈ حق مہر پر کیا۔ دلہا مکرم نواب دین صاحب آف تہال ضلع گجرات کا پوتا اور دلہن مکرم چوہدری نذیر احمد بسراء صاحب سابق امیر حلقہ سیالکوٹ کی پوتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے یہ رشتہ جماعت اور دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہو۔ آمین

ملازمت کے مواقع

۞ UN ورلڈ فوڈ پروگرام (WFP) کو اسلام آباد کے لیے سینئر ایڈمن اسسٹنٹ، فنانس اسسٹنٹ، انجینئر، سینئر لاجسٹکس اسسٹنٹ اور حیدر آباد / سکھر میں سائٹ انجینئرز کی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ آن لائن اپلائی کرنے کے لیے وزٹ کریں۔

http://jobs.un.org.pk/-

۞ پنجاب پبلک سروس کمیشن نے اوقاف آرگنائزیشن، بورڈ آف ریونیو پنجاب اور مائینز اینڈ منرل ڈیپارٹمنٹ میں ملازمتوں کا اعلان کر دیا ہے۔ خواہشمند احباب مزید تفصیلات اور آن لائن اپلائی کرنے کے لیے وزٹ کریں۔

www.ppsc.gop.pk

۞ پاکستان ایروناٹیکل کمپلیکس کامرہ کو ڈپٹی ڈائریکٹر، اسسٹنٹ فورمین، چارج ہینڈ ریڈار فٹر، ایل ڈی سی اور ایم ٹی ڈی کی خالی آسامیوں کے لیے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۞ آر اینڈ آئی الیکٹریکل اپلائینس پرائیویٹ لمیٹڈ کو لاہور کے لیے سروس سینٹر انچارج، ٹیکنیشن انورٹر، ٹیکنیشن جنریٹر، سپیئر پارٹس سٹور انچارج / CCO اور ٹیکنیشن ہوم اپلائینسز کی ضرورت ہے۔

۞ حسین حبیب کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کو ڈیزائن انجینئر، پروجیکٹ منیجر، پروجیکٹ انجینئر اور ڈرافٹسمین کی ضرورت ہے۔

۞ سکھر IBA کو پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر اور لیکچرار کی آسامیوں کے لیے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۞ وی برادرز امپورٹر اینڈ ایکسپورٹر کو پاکستان کے مختلف شہروں کے لیے سینئر سیلز ایگزیکٹوز، سروس انجینئر، سروس انجینئر (انٹرن شپ)، امپورٹ ایگزیکٹو (فی میل) کی ضرورت ہے۔

۞ سی اے ٹیکسٹائل ملز کو اسسٹنٹ منیجر اکاؤنٹس، انٹرنل آڈیٹرز، ڈیٹا انٹری آپریٹر اور رائیڈر کی ضرورت ہے۔

۞ ایک فارماسیوٹیکل کمپنی کو پروڈکٹ سپیشلسٹ اور ایریا سیلز منیجر کی ضرورت ہے۔

۞ سی ایم ایچ لاہور میڈیکل کالج (انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ) کو اسسٹنٹ منیجر آئی ٹی کی خالی آسامی کے لیے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۞ Jhpiego (نان پرافٹ آرگنائزیشن) کو فیصل آباد اور ملتان کے لیے فیلڈ کوآرڈینیٹرز کی ضرورت ہے۔

۞ انڈسٹریل سیفٹی بزنس کرنے والی ایک کمپنی کو فیصل آباد آپریشن کے لیے منیجر پاور ہاؤس اینڈ یوٹیلیٹیز کی ضرورت ہے۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 9 مارچ 2014ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

۞ مکرم منور احمد جج صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے اسلام آباد اور راولپنڈی کے اضلاع کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(منیجر روزنامہ الفضل)

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک
اوقات کار: صبح 9:30 بجے تا 2 بجے
شام 4:30 بجے تا 8 بجے
رحمت بازار ربوہ رابطہ: 03336568240

ایم ٹی اے کے پروگرام

24 مارچ 2014ء

12:40 am	پاکستان نیشنل اسمبلی 1974ء
1:45 am	جماعت احمدیہ کی تاریخ۔ مذاکرہ
2:10 am	مسیح کی آمد۔ڈاکومنٹری پروگرام
2:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21مارچ 2014ء
3:45 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:15 am	گلشن وقف نو
7:20 am	جماعت احمدیہ کی تاریخ۔ مذاکرہ
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21مارچ 2014ء
8:55 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور سیرت النبی ﷺ
11:35 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کے اعزاز میں پارلیمنٹ میں استقبالیہ 11 جون 2013ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm	فرنچ ملاقات 29 دسمبر 1997ء
3:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جنوری 2014ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:15 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور سیرت النبی ﷺ
5:35 pm	راہ ہدیٰ
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2008ء
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
8:45 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کے اعزاز میں پارلیمنٹ میں استقبالیہ

بقیہ از صفحہ 2 خطبات امام

ج: فرمایا! دوسری چیز عملی اصلاح کے لئے جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے وہ علمی قوت ہے۔ یا علم کا ہونا ہے۔اس بارے میں دوبارہ بتا دوں پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ غلطی سے یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ کچھ گناہ بڑے ہوتے ہیں اور کچھ گناہ چھوٹے ہوتے ہیں۔کوئی گناہ بھی بڑا اور چھوٹا نہیں ہے۔ گناہ گناہ ہے اور اس سے ہم نے بچنا ہے۔ ہر جھوٹ جھوٹ ہے اور اس جھوٹ کے شرک سے ہم نے بچنا ہے۔

س: حضور انور نے تلقین کرنے والوں کو عمل اور علم میں مطابقت کے حوالہ سے کس معیار کے حصول کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! تلقین کرنے والوں کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اُن کی اپنی حالت بھی ایسے معیار کی ہو جہاں وہ اپنی قوتِ ارادی کے اعلیٰ معیاروں کی تلاش میں ہوں۔ اور عملی طور پر بھی اُن کے عمل اور علم میں مطابقت پائی جاتی ہو۔

س: حضور انور نے کن دو احباب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی؟

ج: ایک جنازہ مکرمہ مبارکہ بی بی صاحبہ آف اونچا مانگٹ جو کہ مربی سلسلہ احسان اللہ مانگٹ صاحب کی والدہ تھیں ۔آپ 19/جنوری 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔

دوسرا جنازہ مکرم شیخ عبدالرشید شرما صاحب شکار پور سندھ کا ہے جو 16 جنوری 2014ء کو نوے سال کی عمر میں وفات پا گئے۔آپ حضرت شیخ عبدالرحیم شرما رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے۔

درخواست دعا

مکرم مشہود احمد طور صاحب مربی سلسلہ دفتر صدر عمومی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی خالہ مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بنت مکرم نور محمد صاحب مرحوم سابق باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جرمنی میں مختلف عوارض کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 14۔مارچ

طلوع فجر	4:59
طلوع آفتاب	6:18
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	6:18

بقیہ از صفحہ 1

یکساں سلوک کرنا ہے وہ مکمل طور پر اس وقت جماعت احمدیہ کے معاندین کے ہاتھوں میں کھیل رہی ہے۔ جو کہ سراسر غیر قانونی اور غیر اخلاقی حرکت ہے۔انہوں نے اس ضمن میں سپریم کورٹ کے 4 نومبر 1992ء کے حکم کا حوالہ دیا جس کے مطابق احمدی بسم اللہ اور اس جیسے دیگر کلمات استعمال کرنے کا قانونی حق رکھتے ہیں ۔انہوں نے کہا پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ ان کی زندگیوں میں تو امتیازی سلوک مسلسل جاری ہے لیکن دنیا سے گزر جانے کے بعد بھی اس ظالمانہ سلوک کو جاری رکھنے والے یہ عناصر مت بھولیں کہ انہیں ایک دن خدا کی عدالت میں حاضر ہونا ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

14 مارچ 2014ء

6:25 am	بیت الرحمٰن کا افتتاح 3/اپریل 2013ء
7:40 am	ترجمۃ القرآن کلاس 26 مارچ 1997ء
11:50 am	حضور انور کا دورہ سپین
1:25 pm	راہ ہدیٰ
4:00 pm	دینی وفقہی مسائل
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مارچ 2014ء
11:20 pm	حضور انور کا دورہ سپین

Skylite Institute of Information Technology
(Educating People For Future)
کمپیوٹر کورسز سکائی لائٹ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام کمپیوٹر شارٹ کورسز کا آغاز ہو چکا ہے
کمپیوٹر بیسکس دورانیہ 1 ماہ
مائیکروسافٹ آفس دورانیہ 2 ماہ
گرافکس ڈیزائننگ دورانیہ 2 ماہ
ویب ڈیویلپمنٹ دورانیہ 2 ماہ
آن لائن مارکیٹنگ دورانیہ 2 ماہ
کامیاب طلباء کے لئے Skylite Communications میں جاب کرنے کے شاندار موقع
4/14. 2nd Floor, Gole Bazar Rabwah, PH: 0476211002

STUDY IN GERMANY
www.ErfolgTeam.com in EXCLUSIVE affiliation with German Universities & Institutes offer you
Session-July- 2014
APPLY NOW
1. Comfort Package:
Start your Bachelor or Master Program in:
Science Group: Mathematics, Physics, Chemistry, Biology, Biochemistry, Computer Science, Business
Arts Group: Linguistics, History, Media, Political Science
Requirement for Bachelor/Master Program in Germany:
For Bachelor: Minimum 2 years of education after intermediate
For Master: Minimum 4 years of education after intermediate
4 Months of German Language in Pakistan
2. Quick Package: Start learning German language in Germany
Courses for Intermediate, Bachelor & Master students in all fields
FEE PAYABLE DIRECTLY TO THE SCHOOL IN GERMANY
(Starting installment 2000 Euros, Embassy appearance 4-6 Months)
3. Master in Theology (English Program)
Requirement Minimum 4 years of Bachelor in Humanities, History, Linguistics, Politics or other related fields, IELTS 6.0 Band
4. English Bachelor Programs Engineering/Business
Requirement O-Level, A-Level, First year & Intermediate
Consultancy +Admission + Documentation / Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your ErfolgTeam Consultants in Germany
Office: +49 7940 5035030, Fax:+49 7940 5035031 Mob: +49 176 56433243
Email:info@erfolgteam.com, Skype: erfolgteam, www.erfolgteam.com

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون:0344-7801578

FR-10

وردہ فیبرکس گرمیوں کا تحفہ
لان شرٹ پیس صرف -/220 روپے میں حاصل کریں
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

حب ہمزاد
اعصابی کمزوری کے لئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ PH:047-6212434